

خدمتِ خلق کے طریقے

انسانوں کی خدمت جس پہلو سے اور جتنی کچھ بھی ہو سکتی ہے ضرور کی جانی چاہیے یہ عذابِ جہنم سے نجات کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہنم کی ہولناکی کا ذکر کیا اس سے پناہ مانگی اور ارشاد فرمایا۔

التقوا النار ولو بشق تمرة فان لم يكن فبكلمة طيبة
 جہنم سے بچو، اگر کچھ نہ ہو تو جو ہارے کا ایک ٹکڑا صدقہ کر کے ہی یہی۔ یہ بھی نہ ہو تو زبان سے اچھی بات کر کے ہی اس سے بچو۔

جب کسی مستحق کی مدد کی جاتی ہے تو وہ ایک طرح کی فرحت اور راحت محسوس کرتا ہے، اسی طرح خوش کلامی بھی مسرت اور خوشی کا باعث ہوتی ہے۔ اس لیے دونوں ہی صدقہ کی صورتیں ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ انسان کی خدمت اور ان کے ساتھ خیر خواہی کا دائرہ اتنا وسیع ہے کہ ہر شخص اس محاذ پر اپنا حق ادا کر سکتا ہے اور اسے فی الواقع ادا کرنا چاہیے۔ اس کے لیے نہ تو صاحب ثروت ہونا ضروری ہے اور نہ حکومت و ریاست کے تعاون ہی کی حاجت ہے۔ صحیح بات یہ ہے کہ دولت و ثروت یا حکومت و ریاست کے ذریعہ صرف چند گوشوں میں انسانوں کی خدمت ہو سکتی ہے۔ بہت سے گوشے وہ ہیں جہاں فرد کا اعلیٰ اخلاق اور بلند کردار ہی کام آسکتا ہے۔ حکومت و ریاست کسی مزدور کو وظیفہ، کسی بے روزگار کو روزگار، کسی بے گھر کو مکان اور کسی مریض کو طبی امداد تو فراہم کر سکتی ہے لیکن اپنے تمام وسائل کے باوجود ماں، باپ، بیوی بیٹے، بھائی، دوست، ہم سایہ اور شریف شہری کا بدل نہیں بن سکتی جو جذباتی سکون اور اعلیٰ سلوک اس کو ان افراد سے مل سکتا ہے وہ ریاست کے کسی چھوٹے بڑے ادارہ سے نہیں مل سکتا۔

۱۔ بخاری، کتاب الادب، باب طبیب الکلام، مسلم، کتاب الزکوٰۃ، باب الخیر علی الصدقۃ ولو بشق تمرة۔ ۱۰۔
 ۲۔ فتح الباری: ۱۰۰/۲۴۵

مشترک خاندانی نظام اور اسلام
 از مولانا سلطان احمد اصلاحی

صفحات ۵۶ - آفسٹ کی حسین طباعت - قیمت صرف ۶ روپے

ناشر: مکتبہ تحقیق و تصنیف اسلامی - بان والی کوٹھی - دودھ پور - علی گڑھ - ۲۰۲۰۲

معیشت نبوی

مدینہ منورہ میں

ڈاکٹر محمد حسین مظہر صدیقی

اسلام میں دین و دنیا کی تفریق کا مدار نیت پر ہے، نیت رضائے الہی کی ہو تو دنیا بھی دین اور طلب کسی اور شے کی ہو تو دین بھی غیر مقبول۔ دنیا میں زندگی بسر کرنے کے بھی اسلامی اصول ہیں۔ ان سے انحراف کی سرموجا جازت نہیں۔ انسان کی معاشی زندگی کے لیے وسائل و ذرائع کا ایک مخصوص طریقہ مقرر کیا گیا ہے۔ بعض وسائل کا حصول لازمی اور فرض قرار دیا گیا ہے اور بعض کا جائز و مباح۔ باعزت اور با فراغت زندگی گزارنے کے لیے وسائل معاش کا حصول اکل حلال کے زمرہ میں آتا ہے۔ اس لیے لازمی اور دینی فریضہ ہے۔ دولت و مالداری کا حصول مباح و جائز ہے اور کسی طرح غیر اسلامی یا اسلام کے تصور تقویٰ کے خلاف نہیں ہے۔ بلکہ بعض حالات میں جب کہ اسلامی معاشرہ کو ضرورت ہو دولت کا حصول لازمی اور ناگزیر درجہ میں آجاتا ہے۔ اسی طرح انفرادی اور اجتماعی زندگی میں معاشی فارغ البالی اور فقرو فاقہ سے اجتناب و حفاظت اسلام میں پسندیدہ ہے۔ اصل یہ ہے کہ وسائل دولت کا حصول و استعمال ناپسندیدہ نہیں بلکہ ان کا ارتکاز و استحصال اور استحصالی استعمال ممنوع ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم اور احادیث نبوی میں صحیح غنا اور جائز دولت مندی کو فضل الہی قرار دیا گیا ہے اور کہیں بھی فقر و فاقہ کو بطور اصول معاش ممدوح نہیں سمجھا گیا۔

لیکن غیر اسلامی اثرات اور انسانی فطرت کے تجاوزات نے تقریباً تمام انسانی معاشروں میں معاش کے باب میں افراط و تفریط پڑنی رویہ پیدا کیا۔ لہذا دولت کا حصول و استعمال خواہ صحیح دنیاوی اور دینی مقاصد کے لیے ہو قابل نفیر اور فقر و فاقہ کی زندگی کو نصب العین گردانا گیا۔ یہاں اسباب و عوامل اور محرکات و مقاصد سے بحث نہیں، مگر غیر اسلامی رویہ اسلامی معاشرہ میں در آیا۔ متاخر مسلمانوں نے بھی فقیرانہ زندگی کو مطلوب اسلام بنا کر اور سمجھ کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

اور صحابہ کرام اور قرون خیر کے مسلمانوں کی معاشی زندگی کو اسی پیمانہ غیر سے ناپنا شروع کیا اور اسلام کے کلاسیکی دور کو فقیری و درویشی کا اوج کمال سمجھ لیا۔ معاشی فارغ البالی کو ناپسندیدہ، اقتصادی بہبود کو غیر مطلوب اور دو متمندی کے حصول کو ناجائز وغیر اسلامی سمجھا۔ ان کے اس تصور و نظریہ کا اسلام سے کوئی واسطہ نہیں تھا اور نہ ہے مگر اس خود ساختہ نظریہ و تصور کے برعکس جب کسی اسلامی معاشرہ میں یا اس کے برعکس افراد میں فارغ البالی اور دو متمندی کا عکس بھی نظر آیا تو یا تو اس کی تاویل کی کہ ان کے خود ساختہ نظریہ و تصور کی زد ایسے اسلاف و ارکان پر پڑتی ہے جن کی علی زندگی اسلام کی صحیح مادی تفسیر ہے یا اس کو شاذ و نادر روایت کہہ کر دل کو تسلی دے دی کہ اسلامی اصول سے اس کا کوئی نااطہ نہیں ہے۔

اس ذہنی رجحان اور علی میلان کا نتیجہ نکلا کہ چند روایات کی بنا پر یہ قطعی فیصلہ صادر کر دیا گیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بالخصوص اور صدر اسلامی کے مسلمان بالعموم فقر و فاقہ کی زندگی گزارنا مطلوب اور عین تقاضائے اسلام سمجھتے تھے اور دو متمندی اور فارغ البالی سے عمداً اجتناب کرتے تھے۔ یہ عقیدہ و خیال الیادوں میں راسخ ہوا کہ اس کے برعکس جو کثیر روایات میں ان کو سرے سے نظر انداز کر دیا گیا یا ان کی کوئی کمزوری تاویل کرنی گئی۔ علمی و تحقیقی دنیا میں یہ خلا پیدا ہوا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام اور بعض متنازعہ ادوار کے بہترین مسلمانوں کی معاشی زندگی اور اقتصادی وسائل پر خاطر خواہ کام نہیں ہوا۔ ایک اور منفی نتیجہ یہ بھی نکلا کہ خلفائے اسلام اور قائدین و امر اہل بیت اسلامی کی زندگی میں معاشی فارغ البالی اور دولت مندی کا ثبوت ملا تو ان کو ہدف ملامت بنا لیا گیا۔ ان حضرات کے خیال میں یہ عیش و عشرت کی زندگی تھی اس لیے غیر اسلامی اور لائق اجتناب ہے۔ حیرت ہوتی ہے کہ سواد اعظم کے اجامی اور اجتماعی فیصلہ اور طرز زندگی کے خلاف اگر کوئی شاذ و نادر انفرادی مثال ملتی ہے تو موخر الذکر کو اسلامی، قابل تعریف اور لقب العین اسلامی قرار دے کر امت اسلامی کے سواد اعظم اور غالب اکثریت کو معرض نقد و ملامت میں ڈال دیا جاتا ہے۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی طرز زندگی و تعلیم کو تمام صحابہ کرام کے مجموعی طریقہ حیات و خیال کے بالمقابل قابل رشک و تعریف قرار دینے کا علی رجحان اسی غیر معتدل و غیر متوازن فکر و نظر کا ناپسندیدہ نتیجہ ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معاش و اقتصادی صحیح تحقیق کی جانے کہ نبوی معاشی زندگی ہی اسلام کی اقتصادی و معاشی حیات کے اصول فراہم کرتی ہے۔ اس

مضمون میں اسی علمی ضرورت کو پورا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

معیشتِ نبوی کے مبنی دور پر اس مضمون میں بحث کی گئی ہے۔ اس کے آخذ میں قرآن مجید، احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور سیرت کے آخذ شامل ہیں۔ تاریخ اسلام کے مصادر اور بعض ثانوی کتابوں سے بھی مدد لی گئی ہے۔ مضمون کی اصل بنیاد سیرت نبوی کی علمی اور واقعاتی شہادتوں پر قائم ہے۔ نظریاتی اور اصولی بحثوں اور روایتوں سے بھی اجتناب نہیں کیا گیا، مگر اصل زور تاریخی واقعات پر ہے۔ مقصود یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل و عیال کی نجی معاشی زندگی، وسائلِ حیات کی فراہمی اور استعمال پر روشنی ڈالی جائے اور ان سے تاریخی مٹھوس نتائج اخذ کیے جائیں۔ اس تحریر میں صحابہ کرام کی انفرادی اور اجتماعی معیشت سے کلیتہً گریز کیا گیا ہے تاکہ نقطہ نظر خالص حیاتِ نبوی پر مرکوز رہے اور غیر منضبط تجاویزات سے سطح نظر محفوظ رہے۔ معیشتِ نبوی کے وسائل کی فراہمی اور ان کے استعمال پر بحث کو چند ذیلی سرخیوں کے تحت تقسیم کیا گیا ہے تاکہ پوری تصویر حیاتِ ابھر کر سامنے آئے اور کوئی گوشہ روشنی سے محروم نہ رہے۔ ایک اور کوشش یہ رہے گی کہ بحث واقعاتی و تاریخی ترتیب کے مطابق ہوتا کہ روایات کے ظاہری تضاد و تناقض کی صحیح توجیہ کی جاسکے اور ہجرتِ نبوی کے نقطہ آغاز سے وفاتِ نبوی کے نقطہ اختتام تک ایک سلسلہ ارتقاء اور ربط تسلسل بھی نظر آتا رہے۔

سیرتِ نبوی کے گہرے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ نبوی معیشت کے وسائل کی فراہمی کے موٹے طور پر دو طریقے تھے: ایک آپ کی اپنی انفرادی کوششوں پر مبنی تھا اور ان میں خریداری اہم ترین ذریعہ تھا۔ دوسرا طریقہ اجتماعی کوششوں پر مبنی تھا جس میں غنیمت و فائدہ ہمت وسیلہ تھا اور دوسرے ہدیہ وغیرہ کے بعض اور ذرائع بھی تھے۔ ان تمام ذرائع و وسائل پر مکمل بحث آگے آرہی ہے۔ چونکہ انسانی معاش میں اولیت و ترجیح جسم و روح کے رشتہ کو قائم رکھنے والے ذریعہ کو حاصل ہے اس لیے سب سے پہلے روزی روٹی کی فراہمی کے ذرائع سے بحث کی جا رہی ہے اس کے ساتھ ہی دوسری بنیادی ضروریات جیسے لباس و مکان وغیرہ بھی زیر بحث آئی رہیں گی۔ معیشت سے متعلق دوسری اہم بحثوں کے بعد ختم پر نتائج سے بحث کی جائے گی اور یہی وہ اساس ہوگی جس پر اسلامی معیشت کے اصول و اقدار مبنی ہوتے ہیں اور ہونے چاہئیں، نہ کہ ہمارے آپ کے خود ساختہ نظریات و پہلے

معیشت نبوی

ہجرت کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبائین قیام کیا۔ روایات کے مطابق آپ نے یہاں چودہ دن قیام فرمایا اور نبوعمرو بن عوف کے بزرگ سردار حضرت کلثوم بن ہدم کو آپ کی میزبانی کا شرف حاصل ہوا۔ یہی وہ بزرگ ہیں جنہوں نے آپ کی تشریف آوری سے قبل اور بعد متعدد صحابہ کرام کی میزبانی کی تھی۔ بعض روایات میں آتا ہے کہ حضرت سعد بن خنیسہ کے کاستا نے پر آپ اترے اور قیام پذیر ہوئے تھے مگر سیرت نگاروں کا تقریباً اتفاق ہے کہ مہمانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شرف حضرت کلثوم کو حاصل ہوا تھا۔ خواہ کوئی روایت تسلیم کی جائے یہ حقیقت بہر حال نہیں بدلتی کہ مدینہ منورہ کے ابتدائی قیام میں آپ کی معیشت و معاش کا مدار ضیافت النصار و سخاوت اہل مدینہ پر تھا۔ قیام و طعام کی دوسری تفصیلات ہمارے مآخذ میں مذکور نہیں ہیں مگر ظاہر ہے کہ آپ کی تمام ضروریات کی کفالت حضرت کلثوم بن ہدم نے کی تھی۔

خاص شہر مدینہ منورہ پہنچنے کے بعد آپ نے حضرت ابو ایوب خالد بن زید بخاری انصاری کے گھر قیام فرمایا۔ روایات میں آتا ہے کہ جب آپ کی اونٹنی حضرت ابو ایوب انصاری کے گھر کے قریب بیٹھ گئی اور آپ نے ان کے مکان میں قیام کا ارادہ فرمایا تو آپ کا سامان آپ کے انصاری مہمان اپنے گھر لے گئے۔ سامان رسول کی تفصیلات مآخذ میں اگرچہ مذکور نہیں تاہم قیاس کیا جاسکتا ہے کہ کپڑے، برتن وغیرہ ضروری اشیاء اس میں شامل رہی ہوں گی۔

آپ کی اونٹنی حضرت سعد بن زرارہ اپنے گھر لے گئے اور اس کی دیکھ بھال اور کھانے پینے کا انتظام انھیں کے سپرد ہوا۔ اگرچہ آپ کے کھانے پینے کا انتظام آپ کے میزبان حضرت ابو ایوب انصاری کے یہاں رہتا تھا اور دونوں میزبان میاں بیوی اس وقت تک بقرہ نہیں توڑتے تھے جب تک آپ تناول نہ فرمائیں بلکہ اسی برتن میں اسی جگہ سے کھانا شروع کرتے تھے جہاں آپ کی انگلیوں کے نشان ہوتے تھے تاہم دوسرے صحابہ کرام بھی آپ کے لیے برابر کھانا بھیجتے رہتے تھے۔ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کا معمول یہ تھا کہ وہ بالائی منزل سے آپ کی قیام گاہ زیریں منزل میں کھانے کے اوقات میں خوان بھیجتے تھے، آپ اس میں سے جو چاہتے اور جتنا چاہتے کھا لیتے اور بقیہ واپس کر دیتے جس سے میزبان لذت کام و دہن کرتے ایک بار میزبان نے ایسا کھانا بھیجا جس میں لہسن وغیرہ کی بو تھی۔ آپ نے نہیں کھایا تو میزبان کو پریشانی ہوئی مگر آپ کی وضاحت کے بعد ان کی تشویش جاتی رہی۔ عام طور سے آپ کے ساتھ شام کے کھانے پر حضرت ابو ایوب انصاری اور دوسرے صحابہ کرام ضرور موجود ہوتے تھے۔

حضرت ابو ایوب انصاریؓ کے مہمان خانے میں آپ کا قیام روایات کے مطابق تقریباً سات ماہ رہا اور ابن سعد کی روایت کے مطابق اس دوران کوئی ایسا دن نہیں گیا جب تین چار صحابہ کرام کے گھروں سے آپ کے لیے کھانا نہ آیا ہو۔ ظاہر ہے کہ آپ وہ سب تناول نہیں فرما سکتے تھے۔ ضرورت و پسند کے مطابق لے کر باقی واپس کر دیتے تھے۔ بلاذری کی روایت میں یہ تصریح ہے کہ بنو نجار باری باری سے آپ کے لیے حضرت ابو ایوب کے گھر میں قیام کے دوران کھانا بھیجا کرتے تھے۔ ان میں حضرت ام یزید بن ثابت نے دودھ اور گھی سے بنا ہوا شریدا ایک بار بھیجا تھا۔ دوسرے بزرگ حضرت سعد بن عبادہ تھے جنہوں نے ایک بار پیالہ بھیجا جس میں طفیل نامی شوربہ تھا۔ آپ نے اسے بڑی رغبت سے تناول فرمایا حضرت ابو ایوب انصاریؓ آپ کے ساتھ کھانے میں شریک تھے لہذا بعد میں آپ کے لیے وہی مخصوص و محبوب کھانا گھر میں تیار کرنا شروع کر دیا۔ اسی طرح آپ کے لیے ہر لیس (گوشت اور گدگدوں ملا کر پکایا ہوا) نامی کھانا بھی تیار کرتے تھے۔ رات کے کھانے میں آپ کے ساتھ پانچ سے دس حضرات شریک ہوا کرتے تھے۔ دوسرے خوش نصیبوں میں حضرت اسد بن زرارہ کا نام آتا ہے جو ایک دن کے ناختہ سے ایک بڑا پیالہ بھیجا کرتے تھے اور آپ کو اس کا انتظار رہتا تھا اور گھر والوں سے فرمائش کر کے منگواتے تھے۔ آپ کو ان کا بھیجا ہوا کھانا بہت پسند آتا تھا۔

سات ماہ بعد میزبانی ابو ایوب انصاریؓ کا زمانہ ختم ہوا اور آپ نے پہلے مسجد نبوی اور پھر اپنی دو ازواج حضرت عائشہؓ اور حضرت سوڈہؓ کے لیے حجرے تعمیر کیے مسجد کی زمین آپ نے انصار سے خریدی تھی اور اس کی نقد قیمت دس دینار ایک سو میں درہم حضرت ابو بکر نے اپنی جیب سے ادا کی تھی۔ تعمیری سامان مدینہ کے صاحب خیر صحابہ کرام نے فراہم کیا تھا اور آپ نے بنفس نفیس اس کی تعمیر میں حصہ لیا تھا۔ مسجد سے متصل آپ کے لیے دو مکان / حجرے بنائے گئے تھے۔ روایات میں ان کی جزئیات کی تصریح نہیں ملتی مگر عام شہادتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ حجروں کی زمین اور ان کا ضروری تعمیری سامان بھی صحابہ کرام کے عطیہ سے آیا تھا۔ جہاں تک زمین / آراضی کا تعلق ہے تو مدینہ منورہ میں آپ کی آمد کے بعد انصار نے اپنی تمام افتادہ آراضی آپ کے قدموں میں ڈال دی تھی اور آپ نے بحیثیت سربراہ امت و مملکت اس آراضی کی تقسیم اپنی صوابدید اور صحابہ کرام کی ضروریات کے مطابق کی تھی۔ اس پر فصل بحث بعد میں ہوگی۔ حجروں کی تعمیر کے بعد آپ نے اپنے دو آزاد کردہ غلاموں (موالی) حضرت

معیشت نبوی

زید بن حارثہ اور ابورافع کو پانچ سو درہم اور دو اونٹ دے کر مکہ مکرمہ بھیجا کہ وہ آپ کے اہل و عیال کو جو بوقت ہجرت وہاں رہ گئے تھے مدینہ منورہ لے آئیں۔ چنانچہ حضرات زید و ابورافع آپ کی اہلیہ حضرت سودہ اور دو بنات مطہرات حضرت ام کلثوم اور حضرت فاطمہ کو لے کر مدینہ پہنچے جبکہ آپ کی دوسری اہلیہ حضرت عائشہ اپنے خاندان والوں کے ساتھ مدینہ آئیں۔ حضرت زید بن حارثہ اپنی اہلیہ حضرت ام ایمن اور صاحبزادے حضرت اسامہ کو بھی ساتھ لائے تھے۔ بلاذری نے تصریح کی ہے کہ آپ نے پانچ سو درہم حضرت ابوبکر سے قرض لیے تھے جس طرح آپ نے ہجرت کے سفر کے لیے اپنی مشہور اونٹنی قرض خریدی تھی۔ ظاہر ہے کہ یہ دونوں رقوم آپ نے بعد میں اپنے مال سے ادا کی ہوں گی۔

روایات میں آتا ہے کہ جوں جوں آپ نے مزید نکاح کیے ازواج مطہرات کی رہائش کے لیے حجرے بھی تعمیر ہوتے گئے۔ یہ سب ترتیب وار مسجد سے متصل چھ سات ہاتھ چوڑے اور دس ہاتھ لمبے تھے ان کی زمینیں اور تعمیراتی سامان صحابہ کرام ہانخصوص انصار مدینہ کے ہدیہ و عطیہ سے آیا تھا۔ ان کے باہری دروازوں پر کبل کے پردے ہوتے تھے۔ ان کا انتظام کس ذریعہ سے ہوا تھا ابھی تک نہیں معلوم ہو سکا۔

بعد میں جب آپ اپنی ازواج و اولاد کے ساتھ اپنے مکانات میں سکونت پذیر ہو گئے تو بھی صحابہ کرام ہانخصوص انصاری صحابہ کے عطا یا کا سلسلہ جاری رہا۔ جب تک حضرت اسد بن زرارہ زندہ رہے برابر اپنے معمول کے مطابق کھانے کا بڑا پیالہ بھیجتے رہے اور یہی معمول حضرت سعد بن عبادہ کا آپ کی وفات تک جاری رہا۔ حضرت عائشہ چونکہ آپ کی محبوب بیوی تھیں اور بعد میں حضرت سودہ کے اپنی باری انھیں عطا کرنے کے بعد آپ کا قیام ان کے گھر میں نسبتاً زیادہ طویل ہوتا تھا، لوگ ہدایا بھیجنے کے لیے خاص طور پر حضرت عائشہ کی باری کا انتظار کیا کرتے تھے۔ کیونکہ اس طرح وہ آپ کی رضا چاہتے تھے۔ فقہ امام مالک کی روایت ہے کہ ایک بار حضرت عائشہ کے گھر میں صرف ایک روٹی تھی جو انھوں نے افطار کے لیے رکھی تھی مگر ایک مسکین کو مانگنے پر دے دیا مگر تمام کو کسی صاحب خانہ نے ان کے پاس گوشت کا ہدیہ بھیجا، ایک اور روایت میں مذکور ہے کہ ایک بار انکو کھار ہی تھیں اور ان میں سے ایک دانہ ایک فقیر کو صدقہ کیا تھا۔ امام مالک ہی نے بیان کیا ہے کہ ایک بار حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ دونوں روزے سے تھیں مگر جب کھانے کا ہدیہ آیا تو دونوں نے افطار کر لیا۔ آپسے

دونوں کو قضا کرنے کا حکم دیا۔ مسلم کی روایت ہے کہ ایک بار حضرت عائشہ سے کھانا طلب کیا اور نہ ملنے پر روزہ رکھ لیا۔ آپ کے گھر سے نکلنے ہی بدیہ میں پڑوسیوں نے حسنین نامی کھانا بھیجا۔ آپ کی واپسی پر حضرت عائشہ نے اسے پیش کیا اور آپ نے تناول فرمایا۔ ابو داؤد کی حدیث میں ہے کہ حضرت ام داؤد کی ایک مولا (آزاد کردہ غلام/خاندان سے تعلق والا قائم کرنے والی) نے حضرت عائشہ کے گھر ہر یہ بھیجا جسے بی نے کھالیا تھا۔ آپ نے بی کے جھوٹے کو کھانے یا اس کے جھوٹے پانی سے وضو کرنے کو جائز قرار دیا۔ حضرت عائشہ کی باندی حضرت بریدہ کو لوگ صدقہ میں گوشت دیتے اور آپ اسے تناول فرمایا کرتے تھے کہ وہ آپ کے لیے بدیہ ہوتا تھا۔ ایک بار حضرت ام عطیہ نے بکری کا گوشت ان کے لیے بھیجا تو آپ نے کھایا اور فرمایا: بکری اپنی جگہ پہنچ گئی۔

ایسا نہیں تھا کہ دوسری ازواجِ مطہرات کے گھروں میں قیام کے دوران آپ کے لیے پڑوسیوں اور دوسرے محبت کرنے والوں کے ہدایا نہیں آتے تھے۔ روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ متعدد دوسری ازواج کے گھروں میں کھانے وغیرہ کے ہدیے آتے رہتے تھے۔ امام مالک فرماتے ہیں کہ ایک بار حضرت میمونہ بنت الحارث ام المؤمنین کی بہن ہنرہ نے گوہ (ضرب) اور دودھ کا ہدیہ بھیجا۔ آپ کے ساتھ آنے والے حضرات خالد بن الولید اور عبداللہ بن عباس نے گوہ تناول کیا مگر آپ نے نفاس تلمیح کے سبب صرف دودھ نوش فرمانے پر اکتفا کیا۔ اسی طرح حضرت ابن عباس کی خالہ ام حفیدہ نے آپ کے لیے اقط (پنیر) سمن (گھی/کھن) اور اصنب (گوہوں) کا ہدیہ بھیجا آپ نے اقط و سمن تو تناول کیا مگر اصنب سے اس کی گندگی کے سبب احتراز کیا۔ یہ دونوں روایات غالباً ایک ہی واقعہ سے متعلق امام مالک اور امام بخاری کے یہاں نقل ہوئی ہیں۔ امام بخاری ہی کی نقل کردہ حدیث ہے کہ جب آپ نے حضرت زینب سے شادی کی تو حضرت ام سلیم نے حضرت انسؓ سے کہا کہ ہمیں آپ کے لیے ہدیہ بھیجنا چاہیے پھر انہوں نے کھجور (تمر) گھی (سمن) اور پنیر (اقط) کو ملا کر ایک بڑی بانڈی میں حبسہ بنایا اور آپ کے ہدیہ بھیجا۔ آپ نے اصحاب میں سے نام بنام لوگوں کو بلایا اور اس میں سب کو شریک کیا۔ امام مسلم کی روایات میں ہے کہ حضرت جویریہ ام المؤمنین کے گھر بکری کے گوشت کا صدقہ ان کی باندی کے لیے آیا تو آپ نے اسے نوش فرمایا کہ وہ باندی کے لیے صدقہ اور آپ کے لیے ہدیہ تھا۔ متعدد روایات میں تصریح

معیشت نبوی

آئی ہے کہ آپ صدقہ نہیں قبول فرماتے تھے اور ہدیہ قبول کرتے تھے۔ علیہ السلام امام مسلم کی روایت میں ہے کہ حضرت ام مالک آپ کو عموماً سمن (گھی) ہدیہ میں بھیجا کرتی تھیں علیہ السلام متعدد دوسری روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت سے صحابہ کرام آپ کے لیے ہدیہ میں کھانے پینے کی اشیاء بھیجا کرتے تھے اور ظاہر ہے کہ آپ کسی نہ کسی زوجہ مطہرہ کے گھر میں قیام پذیر بھی ہوا کرتے تھے۔ ابن ماجہ کی متعدد احادیث میں آیا ہے کہ آپ کے لیے پرانی کھجوروں (مزعینق) کا ہدیہ بھی آیا تو کبھی طائف کے انگور کا اور کبھی طعام سخن (گرم پکا ہوا کھانا) کا۔ آپ نے آخر الذکر کھانے کو تناول فرما کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ مدت کے بعد ایسا کھانا عطا کیا علیہ السلام اور تو اور ایک بار حضرت ابو ہریرہ رضی جیسے مفلس و نادار طالب علم نے آپ کو کھجوریں ہدیہ میں لا کر کھلائیں علیہ السلام حضرت سعد بن عبادہ کے ہدیہ طعام کا حوالہ اوپر آچکا ہے۔ اس کے باب میں ابن سعد کی روایت سے تصریح ہوتی ہے کہ صحابی موصوف آپ کے لیے روزانہ گوشت یا دودھ یا سرکہ و تیل یا گھی کا شریذ بھرا بڑا پیالہ (جفنتہ) بھیجا کرتے تھے۔ اکثر اس میں گوشت کا شریذ ہوتا تھا اور یہ پیالہ دنوازی آپ کے ساتھ تمام ازواج مطہرات کے ہاں گردش کیا کرتا تھا علیہ السلام دلیچپ روایت یہ ہے کہ مدنی اصحاب زراعت اور مالکان باغ اپنی کھجور کی پیداوار میں سے اس کے کچھ گچھ / خوشے مسجد میں نادار نمازیوں کے لیے لٹکا دیا کرتے تھے۔ ایک بار آپ نے ردی کھجوروں کے خوشے کو دیکھ کر اس کے ہدیہ و صدقہ کرنے والوں کو سخت مست کہا تھا کہ وہ اللہ کی راہ میں ردی مال ہدیہ کیا کرتے ہیں جبکہ عمدہ مال اور بہترین شے کا مطالبہ الہی ہے علیہ السلام اوپر کی روایات میں ٹھوس کھانے (طعام) کے ساتھ بعض مشروبات کا بھی حوالہ آیا ہے لیکن مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان پر مشتمل ہدایا کا الگ سے بھی ذکر کیا جائے کیونکہ اس سے معیشت نبوی کے بعض غیر معروف یا کم معروف پہلو روشن ہوں گے۔ حضرت انس کی روایت ہے کہ ایک بار دودھ میں پانی ملا کر آپ کو پیالہ ہدیہ کیا گیا۔ آپ نے نوش فرما کر پہلے ایک اعرابی کو دیا جو دلہنے ہاتھ بٹھا تھا کہ سنت نبوی یہی ہے اور پھر حضرت ابو بکر کو عطا فرمایا جو بائیں جانب نشست رکھتے تھے علیہ السلام حضرت جابر کا بیان ہے کہ ایک بار ایک شخص نے آپ کو نبیذ کا ہدیہ پیش کیا۔ علیہ السلام بلاذری میں ایک دلچسپ روایت یہ ہے کہ حضرت ابوالیوب انصاری وغیرہ متعدد صحابہ کرام آپ کے لیے اور آپ کے گھر والوں کے لیے پانی سے بھرے مٹکے فراہم کیا کرتے تھے علیہ السلام واقعہ تحریم میں یہ ذکر کافی معروف ہے کہ آپ کی ایک زوجہ مطہرہ کو ان کی ایک ہم قوم عورت

نے شہد کی ایک بڑی مشک ہدیہ کی تھی اور آپ روزانہ ان کے گھر عصر بعد جاتے تو تنہا اول فرمایا کرتے اس میں اکثر تاخیر ہو جایا کرتی تھی۔ ^۱ ایک بار دودھ کا ہدیہ آیا تو آپ نے نی کر کلی کی اور پھر نماز پڑھی اور فرمایا کہ اس میں چکنائی ہوتی ہے اس لیے وضو (کلی) ہمزوری ہے۔ ^۲ معیشت نبوی کے ضمن میں ایک حدیث الشربیان کی جاتی ہے مگر زہد و فقر کی فضیلت ثابت کرنے کے لیے اس کے صرف ایک حصہ پر زور دیا جاتا ہے متعدد ائمہ حدیث کی روایت ہے کہ حضرت عائشہ نے ایک بار اپنے بھانجے حضرت عروہ بن زبیر سے کہا کہ ہم ایک چاند سے دوسرا چاند اور دو ماہ میں تین چاند دیکھ لیا کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں آگ نہیں جلا کرتی تھی۔ عروہ نے خالہ سے پوچھا کہ پھر سامان زلیت کیا تھا حضرت عائشہ نے فرمایا: عموماً دوسیاہ (اسود) چیزوں یعنی کھجور اور پانی پر گزارا ہوتا تھا۔ البتہ آپ کے نصاریٰ پڑوسی اپنے دودھاری جانوروں یعنی اونٹنیوں کا دودھ آپ کے لیے ہدیہ بھیجا کرتے تھے اور آپ ہم کو بھی پلاتے تھے۔ ^۳ دودھ کے معیشت نبوی میں حصہ پر ایک اور بحث آگے آرہی ہے۔ بارگاہ رسالت میں ہدایا بھیجنے کے علاوہ آپ کے محبت کرنے والے اصحاب آپ کو اکثر و بیشتر اپنے گھروں پر دعوت بھی دیا کرتے تھے۔ بلاذری کے مطابق حضرت برابر بن معرور کی اہلیہ حضرت ام لیسر نے تحویل قبلہ بروز سہ شنبہ ۱۵ شعبان ۳۲ھ سے قبل آپ کی شاندار دعوت کی تھی۔ ^۴ معیشت نبوی کا یہ باب بھی کافی دل آویز اور مفصل ہے۔ امام بخاری وغیرہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوطالب انصاری نے آپ کو مع آپ کے صحابہ کرام کے گھرانے پر اپنے گھر بلایا اور آپ نے دعوت قبول کی۔ روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابوطالب انصاری کے گھر آپ نے کئی بار کھانا تناول فرمایا، صرف عروہ خندق کے دوران ہی نہیں جس کا ذکر روایات میں زیادہ آیا ہے۔ ^۵ ان کے علاوہ آپ نے حضرت عتبان بن مالک انصاری کے گھر پر ان کی گھر مبلو مسجد کا نماز پڑھ کر افتتاح کیا اور پھر ان کی دعوت پر خزیرہ کی دعوت اپنے چند اصحاب کے ساتھ کھائی۔ حضرت انس کی دادی حضرت ام ملیکہ کے گھر آپ کے کھانا کھانے کا واقعہ کافی مشہور و معروف ہے۔ اس گھرانے سے آپ کے خصوصی تعلقات تھے اس لیے آپ کبھی حضرت انس کی والدہ حضرت ام سلیم ان کے والد و نگران حضرت ابوطالب اور ان کی دایہ حضرت ام ملیکہ کے گھر جایا کرتے تھے اور خصوصی دعوتوں کے علاوہ اپنی زیارتوں میں بھی کھانا تناول کیا کرتے تھے۔ ایک بار حضرت ام سلیم نے گھی اور کھجور پیش کیے مگر آپ نے

معیشت نبوی

روزہ کی وجہ سے نہیں کھائے۔ حضرت ابو شعیب گوشت کے تاجر / دوکاندار تھے۔ انھوں نے ایک بار آپ کی چند اصحاب کے ساتھ دعوت کی اور عمدہ کھانا کھلایا۔ ایک بار جنازہ سے واپسی پر ایک عورت نے دعوت دی اور آپ نے قبول کر کے اپنے اصحاب کے ساتھ بکری کا گوشت تناول فرمایا۔ اس کا ایک بڑا دلچسپ واقعہ ہے۔ ابو داؤد کی روایت ہے کہ ایک بار حضرت علیؓ و فاطمہؓ کے یہاں ایک مہمان وارد ہوا۔ ان کی ضیافت کے لیے کھانا تیار ہوا تو آپ کو بھی دعوت دی اور آپ نے قبول فرمایا۔

غزوہ خندق کے دوران ایک دن حضرت جابر نے گوشت اور جو کی روٹی سے آپ کے صحابہ کرام سمیت آپ کی دعوت کی۔ آپ کے معجزہ سے ہانڈی سے ہزار اصحاب نے پیٹ بھر کھلایا اور وہ پھر بھی اسی طرح کھانے سے بھری رہی۔ حضرت انس کی روایت ہے کہ ایک خیاط نے آپ کی دعوت کی اور میں بھی آپ کے ساتھ فریک طعام ہوا تو دیکھا کہ آپ پیالہ کے کنارے لوکی کے ٹکڑے ڈھونڈتے تھے۔ پیالہ میں دراصل لوکی کے سالن پرنٹل شریقی اور اس دن سے حضرت انس کو بھی لوکی پسند آنے لگی۔ مسلم کی حدیث میں ہے کہ نبیؐ کے ایک شخص نے جرزور (اونٹ) ذبح کر کے آپ کو گوشت کی دعوت دی۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ نے دعوت کی تو پہلو (جنب) کا گوشت بھون کر کھلایا۔ حضرت ام المنذر نے آپ کو حضرت علیؓ کے ساتھ دعوت پر بلایا تو دو ال (سوکھی کھجور کا خوشہ) کھلایا۔ دعوتوں کا سلسلہ انہیں مثالوں اور تاریخی واقعات پر ختم نہیں ہوتا۔ تلاش کرنے سے مزید مثالیں اور واقعات مل جائیں گے۔

ایک سنت نبویؐ یہ بھی تھی کہ آپ مختلف صحابہ کرام کے ہاں ان کے گھروں کی وقتاً فوقتاً زیارت بھی کیا کرتے اور جب کسی کے ہاں جاتے تو وہ حتیٰ الوسع آپ کی خدمت کیا کرتا۔ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ان زیارتوں کے دوران اکثر و بیشتر صحابہ کرام آپ کو اور آپ کے پہرہ ساتھیوں کی کھانے پینے کی دعوت بھی کیا کرتے تھے۔ ایسی ہی ایک زیارت کے دوران آپ کو کتف (شاند) کا گوشت پیش کیا گیا اور آپ نے برغت کھایا۔ ایک اور زیارت میں کسی نے دودھ پیش کیا اور آپ نے قبول فرمایا۔ حضرت ام سلیم کے گھر آپ اکثر جایا کرتے تھے اور وہ آپ کی ضیافت کیا کرتی تھیں۔ ایک بار انھوں نے کھجور اور گھی پیش کیا مگر آپ نے روزہ کے سبب اسے قبول نہیں کیا۔ ایک اور موقع پر آپ کو ذراع (دست) کا گوشت پیش کیا گیا اور

آپ نے پسندیدگی سے تناول کیا۔ روایات کا اتفاق ہے کہ آپ جب کبھی قبائش برف لے جاتے تو حضرت ام حرام بنت مھان کے گھر ضرور جاتے اور وہاں استراحت فرماتے اور وہ آپ کو کھانا کھلانے بغیر نہیں آنے دیتیں۔ بعض دوسری صحابیات کے گھروں کی زیارت کے حوالے بھی احادیث میں آتے ہیں۔ ان میں سے ایک حضرت ام عمارہ کے گھر جانے اور وہاں لذت کام و دہن کرنے سے متعلق ہے۔ ترمذی کی روایت ہے کہ آپ نے ایک انصاریہ کے گھر کی زیارت کی تو انھوں نے بکری ذبح کر کے گوشت کھلایا اور بعد میں کھجوروں (رطب) سے ضیافت کی۔ مسلم میں ہے کہ ایک بار حضرت عبداللہ بن بسر کے گھر گئے تو انھوں نے کھانے (طعام) دودھ (وطیبہ) اور کھجور (تمر) سے آپ کی ضیافت کی۔ حضرت سعد بن عبادہ نہ صرف آپ کے مختلف مکانات پر آپ کے لیے مستقل خوان نعت بھیجا کرتے تھے بلکہ آپ جب بھی ان کے گھر جاتے اور آپ اکثر ان کی زیارت کیا کرتے تھے تو وہ آپ کو عمدہ کھانوں سے نوازے بغیر نہیں آنے دیتے تھے۔ صحیح مکین میں حضرت ام ہانی کے گھر تشریف لے گئے تو انھوں نے روٹی اور سرکہ سے ضیافت کی۔ بسا اوقات ایسا بھی ہوا کہ آپ کسی اور مقصد سے کسی کے ہاں گئے اور اس نے آپ کی مہانداری کی کہ عرب مہان نوازی کھلائے پلائے بغیر مہان و زائر کو اجازتِ رخصت نہیں دیتی تھی، اسی سلسلہ میں ایک واقعہ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ پر ان کے والد کے زمانے سے ایک یہودی کا قرضہ چلا آرہا تھا۔ آپ یہودی سے مہلت دلانے کے لیے جابر کے باغ نخل میں گئے تو یہابی موصوف نے عمدہ کھجوروں (رطب) سے آپ کی تواضع کی اور پھر جب فصل آنے پر آپ ان کا قرض چکانے اور یہودی قرض خواہ کا حصہ دلانے کے لیے گئے تو بھی آپ کی تواضع کی گئی۔ موطا مسلم اور ترمذی وغیرہ کی روایت ہے کہ ایک بار حضرات شیخین کے ساتھ آپ بھوک سے بیتاب ہو کر نکلے تو تینوں بزرگ باقاعدہ طے کر کے حضرت ابوالہثم بن ابیہان کے گھر کھانے کی غرض سے گئے صحابی مذکور گھر میں نہ تھے مگر ان کے اہل و عیال نے ان اکابر کی خاطر تواضع کی اور جب صاحب مکان آئے تو انھوں نے باقاعدہ بکری ذبح کر کے تینوں کی شاندار دعوت کی۔ گوشت کے علاوہ مختلف اقسام کی کھجوریں اور ٹھنڈا پانی بھی ان نعمتوں میں شامل تھا۔ امام مالک کے ہاں جو (شعیر) کی روٹی بھی مذکور ہے جو اس دعوت میں پیش کی گئی تھی۔ غالباً یہ واقعہ مدینہ منورہ کے

معیشت نبوی

ابتدائی عہد کا ہے اور یمن ممکن ہے کہ بعد میں زمانہ رُحط سے اس کا تعلق رہا ہو۔ زیارتوں کے علاوہ اہل مدینہ اکثر و بیشتر اپنے محبوب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو راہ چلتے بھی برکت کے حصول یا محبت و تعلق کے اظہار کے لیے اپنے گھر بلا کر لذت کام و دہن کا نظم کرتے تھے۔ ذکر آچکا ہے کہ ایک مسلم کے جنازہ کی تدفین سے واپسی پر آپ کو ایک عورت نے کھانا کھلایا تھا۔ الوداد کی ایک روایت ہے کہ راہ سے آپ گزر رہے تھے اور راستہ میں ایک شخص ہانڈی چڑھائے کھانا پکا رہا تھا۔ آپ نے پوچھا: کھانا پکا گیا، اس نے بطیب خاطر پیش کر دیا اور آپ اس میں سے ایک ٹکڑا نکال کر کھاتے ہوئے مسجد چلے گئے۔ ظاہر ہے کہ ایسے واقعات کی بھی کمی نہیں، تلاش و جستجو سے ان کی بہت سی مثالیں جمع کی جاسکتی ہیں۔

عام دعوتوں اور زیارتوں کے علاوہ شادی بیاہ وغیرہ کے مخصوص مواقع پر بھی آپ کو اکثر و بیشتر دعوت طعام و شرب دی جاتی تھی اور اگر کوئی شرعی مصلحت مانع نہ ہوتی تو آپ ہر دعوت ضرور قبول فرماتے تھے۔ ایسی مخصوص دعوتوں میں سے چند کا ذکر کیا جاتا ہے جن میں آپ نے شرکت فرمائی۔ روایات میں ایک دلچسپ واقعہ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت ابواسید ساعدی کی شادی ہوئی تو انھوں نے آپ کو چند دوسرے رفقاء کے کرام کے ساتھ دعوت دی۔ گھر میں میاں بیوی کے سوا اور کوئی خادم نہ تھا لہذا انی ٹویلی دہن نے اپنے ہاتھوں سے اپنے رسول کے لیے کھانا پکایا اور پھر خود آپ کو اور آپ کے اصحاب کی خدمت میں پیش کیا۔ کھانے کے بعد انھوں نے پتھر کے برتن میں تیار کردہ کھجور کی نمینڈ بھی آپ کو پلائی۔ ایسے ہی ایک موقع پر آپ کے ایک فارسی پڑوسی نے آپ کی اور حضرت عائشہ کی دعوت کی۔ دلچسپ واقعہ یہ ہے کہ پڑوسی صرف آپ کو بلانا چاہتا تھا مگر آپ نے حضرت عائشہ کے لیے بھی پوچھا اس نے ہائی نہ بھری۔ بالآخر تیسری بار اس نے حضرت عائشہ کی بھی دعوت کی اور آپ نے تب قبول کی۔ اگرچہ شادی بیاہ اور دوسرے خاص مواقع پر آپ کی شرکت کا ذکر ملتا ہے تاہم دعوت طعام و لذت کام و دہن کا صاف حوالہ نہیں ملتا مگر یہ قرین قیاس ہے کہ ایسے بہت سے مواقع پر آپ نے کھانا یا مشروب تناول و نوش فرمایا تھا۔

عزوات و مہمات اور اسفار کے دوران عموماً غیر معمولی حالات پیش آتے ہیں اور سامانِ رسد کی فراہمی ایک مشکل مسئلہ بن جاتی ہے۔ بسا اوقات اسباب و وسائل کے ہوتے ہوئے

بھی زادِ راہ کی فراہمی مشکل یا ناممکن ہو جاتی ہے۔ اس کے مختلف اسباب ہوتے ہیں۔ ان میں سے رسد کی ترسیل کا انقطاع، جنگی حالات کا ہجوم، حالات کی سنگینی کے ساتھ ساتھ خوراک کی کمی بھی شامل ہے۔ غزوہٴ خندق کے موقع پر جب خندق کی کھدائی کا اہم اور بڑھگامی کام چل رہا تھا مختلف اسباب و عوامل نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خندق کھودنے والے صحابہ کرام کو بھوک کو سہلانے کی غرض سے پیٹ پر پتھر باندھنے پر مجبور کر دیا تھا۔ صحابہ کرام نے جب بھوک کی شدت کی شکایت کی اور اپنے اپنے پیٹ پر بندھے ہوئے ایک پتھر کو دکھایا تو آپ نے بلاشکوہ بطن مبارک سے کپڑا بٹھایا تو سب نے دیکھا کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیٹ پر دو پتھر بندھے تھے۔ بڑھگامی حالات اور غزوات و سرایا میں ایسے تنگیِ معاش کے واقعات قطعی فطری اور معمولی ہیں مگر وہ تصویر ایک رخ فراہم کرتے ہیں۔ دو سرارِ رخ وہ واقعات و حالات پیش کرتے ہیں جن میں صحابہ کرام نے اپنی گرہ سے اور کبھی اجتماعی طور سے آپ اور آپ کے اصحاب کے لیے کھانے کا انتظام کیا تھا چنانچہ غزوہٴ خندق کا دوسرا رخ وہ تھا جو حضرت جابر کی دعوت کی صورت میں نظر آیا تھا۔ اسی غزوہ کے دوران ایک بار حضرت ابو طلحہ انصاری نے حضرت ام سلمہ سے کھانا پکوا کر مسلم فوج کی خاصی بڑی جماعت کے کھانے کا اہتمام کیا تھا اور جس کے نتیجے میں معجزہٴ نبوی ظاہر ہوا اور تقریباً ایک ہزار اصحاب نے لذتِ کام و دہن سے لطف اٹھایا تھا۔ مگر عام حالات میں صحابہ کو تھوڑا سا جو (شعیر) نصیب ہوتا اور لوگ عموماً بھوکے رہتے۔

غزوہٴ غابہ کے دوران آپ نے ایک گائے ذبح کر کے مسلمانوں کی خوراک کا انتظام کیا تھا۔ حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کے سر پر سیف البحر میں سامانِ رسد کی اتنی کمی ہو گئی تھی کہ ایک دن میں صرف ایک کھجور ملتی تھی اور آخر نوبت بایں جا رسید کہ صرف گٹھلی چوتے رہتے تھے۔ سمندر کے کنارے فضلِ الہی سے ایک بڑی مچھلی ملی تو تین سو مسلمان فوجیوں کو بھکری سے نجات ملی۔ ایک مہم کے دوران آپ نے ایک مشرک سے بکری خریدی اور اس کے گوشت سے مسلمانوں کی تواضع کی۔ مگر انظران کے مقام پر ایک مہم کے دوران کبشا (میر) چین کر صحابہ کرام کھا رہے تھے آپ نے ان کو ہدایت کی کہ وہ کالے کھائیں کہ وہ زیادہ میٹھے ہوتے ہیں۔ غزوات کے دوران کھانے کا عام طریقہ یہ تھا کہ سب لوگ اپنا کھانا (ازواد) ایک دسترخوان پر جمع کر کے کھاتے اس میں برکت کا ظہور ہوتا اور سب کا پیٹ بھی بھر جاتا۔ چنانچہ خیر کے بارے میں کئی روایات ملتی ہیں جن میں آپ نے لوگوں سے کھانا جمع کرنے کا حکم دیا اور زیادہ تر ستو (سویق) وغیرہ معمولی کھانا

معیشت نبوی

جمع ہوا۔ سو چاٹ لیا جانا اور دوسری چیزیں کھا کر پانی پی لیا جانا۔ حدیبیہ کے موقع پر اور سفر کے دوران متعدد اصحاب نے شکر کار کا گوشت پیش کیا اور آپ نے کبھی تناول فرمایا اور کبھی کسی سبب سے انکار کر دیا۔ شہلح حدیبیہ کے اہتمام پر آپ نے جب عمرہ ادا فرمایا تو ابو جہل سے غزوہ بدر میں ملنے والے اونٹ کو جو بہت قیمتی تھا اللہ کی راہ میں قربان کر دیا اور اس کا گوشت مسلمانوں میں تقسیم کیا۔ غزوہ ذی قرد کے دوران حضرت سعد بن عبادہ نے مسلمان سپاہیوں کی خوراک کے لیے کئی اونٹوں پر لاد کر گھوڑیں بھیجیں اور دس اونٹ (جزائر) ذبح کیے۔ حضرت سعد اور ان کے فرزند حضرت قیس نے کئی غزوات و سرایا میں اپنی فیاضی کا مظاہرہ کیا اور مسلمان سپاہیوں کے لیے سامانِ رسد فراہم کیا۔ عام حالات میں خشک رسد جیسے ستو، گھوڑ وغیرہ ہی آپ کا بھی زادِ سفر ہوتا تھا مگر روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ مواقع اور حالات کے مطابق کھانا پکانے کا اہتمام کیا جاتا تھا۔ مسلم کی روایت ہے کہ حضرت ام عطیہ نے سات غزوات میں شکرگت کی اور مجاہدین اسلام کے لیے باقاعدہ کھانا پکاتی رہیں۔ غزوہ خیبر اور فتح مکہ کے مواقع پر کھانا پکانے کے اہتمام کا سراغ ملتا ہے۔ اپنے عموں اور واحد حج کے دوران آپ نے قربانی کے گوشت سے اپنے کام و دہن کی تواضع کی اور دوسروں کو بھی اس سے فیضیاب کیا۔

مہات و اسفار کے دوران آپ کی تنگ سیری کے لیے متعدد صحابہ کرام کھانے پینے کے ہدایا بھی پیش کیا کرتے تھے۔ ایک مہم کے دوران آپ قضا کا بت کے لیے پہاڑ کی وادی کی طرف تشریف لے گئے اور واپس آئے تو حضرت جابر اور ان کے ساتھی ڈھالوں وغیرہ پر رکھے گھوڑ کھا رہے تھے، آپ کو شکرگت کی دعوت دی اور آپ نے کھایا۔ حضرت سعد بن عبادہ اور ان کے فرزند حضرت قیس کے سامانِ رسد کی مختلف غزوات میں فراہمی کا حوالہ اوپر آچکے ہے۔ واقدہ وغیرہ نے ان کی ہر آن فیلمنی اور سخاوت کا ذکر بڑے شاندار الفاظ میں کیا ہے۔ چنانچہ غزوہ غابہ وغیرہ میں ان کے عطا یا کا ذکر مفصل ملتا ہے۔ حدیبیہ کے مبارک سفر کے دوران جب آپ ابوار کے مقام پر پہنچے تو حضرت ایام بن رخصہ نے اپنے فرزند حضرت خفاف کے ہمراہ آپ کی فوج کے لیے چند اونٹ اور سو بکریاں اور دو اونٹوں کے بوجھ کے برابر دودھ بھیجا جو آپ نے قبول فرمایا۔ غزوہ تبوک کے جیشِ عسرت کے لیے متعدد صحابہ کرام نے مال دیا تھا جبکہ حضرت عاصم بن عدی نے نوے و سق گھوڑ (شر) فراہم کی تھی۔ اسی

طرح حضرت یامین نفزی وغیرہ دوسرے صحابہ نے بھی کھجور اور کھانے کی دوسری اشیاء کا صدقہ بردیہ کیا تھا۔ احادیث میں بھی آتا ہے کہ متعدد مسلم وغیر مسلم حضرات و خواتین نے خاص آپ کے لیے کھانے کی کوئی شے بردیہ کی تھی۔ مثلاً حجۃ الوداع میں حضرت اُمّ الفضل نے خاص عرفہ کے دن آپ کو دودھ کا بردیہ بھیجا تھا اور آپ نے وہیں اونٹنی پر تشریف رکھتے ہوئے نوش فرمایا تھا۔ جبکہ فتح مکہ کے وقت صفوان بن امیہ نے آپ کو کھانے اور دودھ کا بردیہ پیش کیا تھا۔ دوسرے غیر مسلموں میں خیبر کے غزوہ کے دوران ایک یہودیہ کا آپ کو زہر آلود بکری کا گوشت پیش کرنے کا حوالہ آتا ہے حضرت بشر بن برادر اسے کھا کر شہید ہو گئے تھے اور آپ نے ہاتھ کھینچ لیا تھا۔ واقدی وغیرہ کے بیان کے مطابق غزوہ تبوک کے دوران نبویؐ یعنی یہودی نے آپ کو ہریس پیش کیا، آپ نے قبول فرما کر تناول کیا اور بعد میں ان کو بطور معافیت مفتوحہ علاقہ کی ایک مقررہ مقدار (طعمہ) ہمیشہ کے لیے عطا کر دی۔ ایسی مثالیں مزید تلاش و جستجو سے مل سکتی ہیں۔ غزوات و سرایا میں فوج کشی کے نتیجے کے طور پر بالعموم اموال غنیمت حاصل ہوتے تھے اور ان میں کھانے پینے کی اشیاء بھی شامل ہوتی تھیں۔ اموال غنیمت میں آپ کے حصہ پر بحث تو ذرا بعد میں ہوگی اشیاء خور و نوش کے بارے میں یہاں یکہنہا کافی معلوم ہوتا ہے کہ ضرورت کے مطابق وہ مسلمانوں فوجیوں میں تقسیم کر دی جاتی تھیں بلکہ لوگ خود اپنی ضرورت و طلب بھرنے لیتے تھے اور ان کے باقاعدہ حصے نہیں لگائے جاتے تھے۔ اس عمومی فائدہ میں ظاہر ہے کہ آپ کا بھی حصہ ہوتا تھا۔ ثبوت و تصدیق کے لیے چند مثالیں پیش ہیں غزوہ خیبر کے پس منظر میں امام بخاری کی کئی روایات ہیں۔ ان میں سے ایک وہ ہے جو حضرت عبداللہ بن عمر سے مروی ہے۔ اس کے مطابق ان کا بیان ہے کہ اپنے معازی میں شہداء اور انکے غور وغیرہ پاتے تو کھالیتے اور آپ کے پاس باقاعدہ جمع نہ کرتے۔ حضرت عبداللہ بن مغفل کا بیان ہے کہ اس غزوہ میں ان کو چربی رگی بھری تھیلی ملی تو تھک کر اٹھانے لگے مگر آپ کو متوجہ پا کر چھوڑ دیا۔ چھین میں ارباب سیر کے مطابق کافی خور و نوش کا سامان ملا تھا وہ ہر ایک نے اپنی طلب و پیاس کے بقدر لے لیا۔ ابوداؤد کی ایک روایت ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر آپ کی خدمت میں نبیذہ پیش کی گئی یہاں کے دوران سامان رسد کی فراہمی کا ایک ذریعہ خرید و فروخت بھی تھا جس کی کئی مثالیں اوپر گزری ہیں اور متعدد تلاش و جستجو پر مزید مل سکتی ہیں۔

اب تک جو بحث کی گئی ہے وہ صحابہ کرام کے ہدایا، دعوئوں، اجتماعی کھانوں، میزبانوں

کی سخاوت یعنی دوسروں کے سامان خورد و نوش فراہم کرنے پر مبنی تھی۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ تمام ذرائع جزوی یا وقتی تدارک کے تھے اور پھر دوسروں کی کمائی پر مبنی تھے۔ آخر آپ نے اپنی ضروریات اور اپنے اہل و عیال بالخصوص ازواجِ مطہرات کے لیے کیا انتظام کیا تھا؟ کیا ان سب کا گذارہ محض عطایائے غیر پر تھا یا آپ نے اکل حلال کے لیے کوئی مستقل انتظام بھی کیا تھا؟ ان تمام اور ان جیسے دوسرے متعدد سوالات کا جواب بھی ہماری روایات سیرت و تاریخ اور احادیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں پایا جاتا ہے۔ ان سے بخوبی واضح ہوتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محض توکلِ الہی، عطائے اصحاب و اصدقاء اور فتوح پر تکیہ نہیں کیا تھا بلکہ اپنے خاص وسائل و ذرائع سے اپنے اہل و عیال کے لیے سامانِ زیست فراہم کرتے تھے۔ ذیل میں ہم اسی موضوع پر مفصل بحث کرتے ہیں تاکہ معیشتِ نبوی کے اس اہم ترین باب کو بھی روشنی میں لایا جاسکے۔

ماخذ میں متعدد روایات ایسی مذکور ہیں جن میں آپ کے اپنے گھر میں کھانے اور مشروب نوش کرنے کی تصریح ملتی ہے یہاں ہم ان مرویات و احادیث کا حوالہ نہیں دیں گے جو معیشتِ نبوی میں عطائے غیر کی حصہ داری دکھاتی ہیں۔ بلکہ ان کا بیان کریں گے جو آپ کے اپنے وسائل و ذرائع کی قطعی تصریح کرتی ہیں یا ان کے قرآن کی طرف اشارہ کرتی ہیں بعض ایسی مرویات کا بھی حوالہ آئے گا جن میں نجی وسائل کا اشارہ پایا جاتا ہے اور نہ قرینہ۔ لیکن اس سے قبل ذرا ان روایات کا ذکر جن کی بنیاد پر فقر و فاقہ کو اسلامی زندگی کا آدرش قرار دیا جاتا ہے۔ امام بخاری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی سند سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل خانہ (آل) اور ازواجِ مطہرات نے تین دن پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا تا آنکہ آپ کی وفات ہو گئی۔ انھیں کی ایک اور روایت ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا سے سفرِ آخرت اختیار کیا مگر جو کی روٹی پیٹ بھر نہیں کھائی حضرت عائشہ کی روایت میں گہبوں کے کھانے کے تین رات مسلسل کھانے کا حوالہ ہے۔ ام المومنین کی سند سے ایک اور روایت یہ مروی ہے کہ آلِ محمد نے دو دن مسلسل جو کی روٹی نہیں کھائی تا آنکہ آپ کی وفات ہو گئی۔ ایسی اور کئی روایات ہیں اور ان سب مرویات و احادیث کے اور بھی متابعات اور تشکیلیں ہیں مگر ان سب کا مقصود یہ ہے کہ مسلسل آپ کے خاندان والوں نے جو یا گہبوں کی روٹی اور سالن وغیرہ نہیں کھایا۔ ظاہر ہے کہ بسا اوقات خاندانِ رسالت پر پیغمبری وقت بھی پڑا تھا اور فقر و فاقہ سے واسطہ

بھی۔ مگر یہ بھی واقعہ ہے کہ فقر و فاقہ ہی کا وہاں ڈیرا نہ تھا۔

جن روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ اپنے گھر میں کھانا اور مشروب تناول کرتے تھے ان میں سے ایک وہ ہے جس کے مطابق آپ اپنے ربیب اور سوتیلے بیٹے حضرت عمر بن ابی سلمہ کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے اور ان کا ہاتھ پیالے میں ادھر ادھر بھٹک رہا تھا آپ نے ان کو نصیحت کی کہ بسم اللہ کہہ کر اپنے سامنے سے کھانا کھایا کرو۔ پردہ کے احکام کے نزول کے بعد حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کسی ضرورت سے باہر نکلیں۔ وہ لحم و شہیم تھیں اس لیے انہیں پہناتے میں کوئی زحمت نہیں پیش آتی تھی۔ حضرت عمر نے ان کو پہچان کر ان کے باہر نکلنے پر اعتراض کیا۔ وہ گھر واپس آئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کا کھانا کھاتے دیکھا آپ کے ہاتھ میں شوربہ (عرق) تھا۔ آپ سے حضرت عمر کی تمکرات کی تو آپ نے فرمایا: کام اور ضرورت سے تم لوگ نکل سکتی ہو۔ مشہور روایت ہے کہ آپ کا پسینہ کھانا ٹرید (روٹی) شوربہ یا کسی سالن میں توڑ کر ہوتا جو آپ زیادہ تر تناول کرتے تھے۔ بعض روایات میں آتا ہے کہ آپ کھجور اور لکڑی (رطب، قنار) کھجور اور خرخوزہ (رطب، بطیخ) کھایا کرتے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ نے روٹی کھجور کے ساتھ کھائی۔ دوسری روایت کے مطابق آپ نے حضرت عائشہ کے ساتھ گوشت تناول فرمایا اور بوٹی بڑی سے چھڑا کر نوش فرمائی۔ حضرت جابر بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ آپ نے گھروالوں (اہل) سے شوربہ (ادم) مانگا۔ انہوں نے کہا کہ صرف سرکہ موجود ہے۔ اسی کو منگوایا اور کھانا کھاتے ہوئے فرماتے رہے بہترین شوربہ سرکہ ہوتا ہے۔ صحابی موصوف کی اس روایت کے دوسرے انداز میں اضافہ ہے کہ سرکہ سے روٹی کا ٹکڑا کھایا۔ ایک اور ان کی روایت ہے کہ ایک دن میں اپنے گھر بیٹھا ہوا تھا آپ گزرے تو مجھے اشارہ کیا اور میں آیا تو آپ میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر (بعض ازواج کے حجرے) لے گئے۔ میرے لیے اجازت لی جو پردہ کر کے دی گئی۔ آپ نے دو پیر / صبح کا کھانا (غدا) مانگا چنانچہ تین ٹکیاں (اقومت) لاکر رکھی گئیں اور ان دونوں حضرات نے مجھے دو روٹی کی ٹکیاں سرکہ کے ساتھ نوش جاں کیں۔ واقعہ تحریم کا سبب آپ کا حضرت زینب بنت جحش کے گھر میں شہد نوش فرمانے اور اس کی وجہ سے زیادہ دیر ان کے ہاں قیام کرنے کا تھا۔ تھا۔ ازواج مطہرات آپ کے لیے کھانے کا ہدیہ ایک دوسرے کے گھر جہاں آپ کا قیام ہوتا بھیجی کرتی تھیں۔ سوتیا ڈاہ کا ایک دلچسپ اور بشری فطرت کا عکاس واقعہ یہ

بیان کیا جاتا ہے کہ ایک بار آپ ایک زوجہ مطہرہ کے گھر قیام پذیر تھے کہ کسی دوسری ام المومنین نے آپ کے لیے خادم کے ہمراہ کھانے کا پیالہ بھیجا۔ زوجہ محترمہ کو غصہ وغیرت نے پیالہ ہاتھ مار کر گرانے پر مجبور کر دیا۔ پیالہ ٹوٹ گیا۔ آپ نے کھانا اٹھالیا اور خادم سے کہا کہ تہائی ماں نے گڑ بڑ کر دی۔ پھر ٹوٹا پیالہ اسی گھر میں روک لیا اور اس کے بدلہ سالم و ثابت پیالہ واپس کر دیا۔ شارحین و رواۃ نے یہ واقعہ حضرت عائشہ کے گھر کا بتایا ہے ^۱ انھیں کے بارے میں ایک اور روایت ہے کہ آپ حضرت عائشہ کا ہجوٹا کھانا کھا لیتے تھے اور پارچہ پیالہ میں اسی جگہ سے دانت سے کاٹتے یا منہ سے پیتے تھے جہاں سے انھوں نے کھایا پیلا ہوتا تھا حالانکہ وہ پاک نہیں ہوتی تھیں۔ حضرت عائشہ کے پاس آپ نے روٹی، سرکہ اور کھجور کھائی۔ وہ آپ کو بندرہ بقرعید کے بعد بھی کراغ (پائے/بونگ) کھلایا کرتی تھیں۔ دوسری ازواج کا بھی قربانی کے دنوں میں یہی معمول تھا۔

حضرت میمونہ کے گھر آپ نے ایک بار بکری کے شانے کا گوشت کھایا اور اپنے ہی کسی گھر میں بکری کا دودھ دوہ کر خود پیا۔ ^۲ مسلم وغیرہ کی روایت ہے کہ ایک بار شوربہ اور گوشت کھایا اور پھر وضو نہیں کیا۔ ایک بار آپ بیت الخلاء سے باہر آئے تو کھانا پیش کیا گیا اور بلا وضو کیے آپ نے اسے تناول فرمایا۔ انھیں کی روایت حضرت ابو رافع کے بارے میں یہ ہے کہ صحابی موصوف جو کہ خادم نبوی تھے آپ کے لیے لطن الشاة (دبیری کا پیٹ لکھی وغیرہ) بھوتے تھے کہ آپ کو بہت پسند تھی۔ ^۳ روایت ہے کہ حضرت میمونہ کے گھر میں دودھ نوش کیا اور حضرات خالد بن ولید اور ابن عباس کو شریک کیا۔ ابن ماجہ وغیرہ کی روایت ہے کہ آپ چھ اصحاب کے ساتھ کھانا تناول فرما رہے تھے کہ ایک اعرابی آیا اور سارا کھانا دو بقول میں چپٹ کر گیا۔ ^۴ اسی عیسیٰ ایک اور روایت ہے کہ آپ اپنے اصحاب کے ساتھ کھانے کے لیے تشریف فرما تھے کہ پہلے ایک خادم پھر ایک اعرابی آیا اور دونوں نے بلا بسم اللہ کہے کھانا چاہا مگر آپ نے دونوں کے ہاتھ پکڑ لیے اور فرمایا کھانا بسم اللہ کہہ کر کھایا کرو۔ ^۵ آپ گھر میں کھانا (غذا) تناول فرما رہے تھے کہ حضرت انس بن مالک کئی آگئے، آپ نے ان کو دعوت طعام دی۔ آپ کا معمول تھا کہ کھاتے وقت اگر کوئی آجاتا تو آپ اسے شرکت کی ضرورت دعوت دیتے تھے چنانچہ ایک بار حضرت اسماء بنت زید آئیں تو آپ نے کھانے میں شریک کرنے کے لیے بلایا۔ حضرت جابر کے دو واقعے اوپر گزر چکے انھیں کی ایک اور روایت ہے کہ

گھر میں آپ دبا، (لوکی) کا سانن کھا رہے تھے اور آخر میں وہ روایت جو متعدد محدثین نے بیان کی ہے کہ حضرت عائشہ اور دوسری ازواج اپنے اپنے گھروں میں آپ کے لیے بنیڈ بنایا کرتی تھیں۔^۱ گھر میں کھانا پکانے کی بھی کئی روایات ملتی ہیں۔ ان میں سے دو ایک اور بیان بھی ہو چکی ہیں۔ مثلاً حضرت ابورافع کے بطن الشاة (بکری کی کلبھی وغیرہ) بھوننے کا واقعہ۔ ابن ماجہ کی اسناد حسن سے روایت ہے کہ ایک بار حضرت ام امین نے آپ کے لیے آٹا چھان کر تلی جپاتی (رغیف) پکائی۔ آپ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ بتایا کہ ہمارے علاقہ کا کھانا ہے جو ہم وہاں بنایا کرتے تھے۔ لہذا میرا جی چاہا کہ آپ کے لیے بھی چپاتی پکاؤں۔ فرمایا کہ بھوسی آٹے میں ملا کر پھر پکاؤ۔^۲ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مدینہ منورہ میں بھی دوسرے علاقوں کی مانند ہر گھر میں روٹی نہیں پکائی جاتی تھی بلکہ محلے میں ساتھ چولہا رتور ہوتا تھا جہاں ضرورت مند اگر روٹیاں پکالیتے تھے۔ اس مضمون کی آگاہی ابو داؤد کی اس روایت سے ہوتی ہے جس کے مطابق حضرت حارث بن نعمان کی صاحبزادی کا بیان ہے کہ ہمارا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تو ایک تھا۔ ابن اسحاق نے ان کا پورا نام ام ہشام بنت حارثہ النعمان بتایا ہے۔^۳ روایات میں آتا ہے کہ حضرت صفیہ بنت عدہ کھانا پکانا جاتی تھیں اور آپ کو ان کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا بہت پسند آتا تھا۔ محدثین کے مطابق حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ آپ جب بھی بکری وغیرہ ذبح کرتے تو اس کے مختلف ٹکڑے پارچے کر کے اپنی محومہ بیوی حضرت خدیجہ کی سہیلیوں اور رشتہ داروں اور بہنوں وغیرہ کے لیے ضرور بھیجا کرتے تھے اور غالباً کبھی پکا ہوا کھانا بھی ضرور بھیجتے ہوں گے۔^۴ اس قسم کی بعض اور روایات اور قرائن کا حوالہ آئندہ بھی آئے گا۔

تعلیقات و حواشی

۱۔ اس ضمن میں حسب ذیل آیات قرآنی ملاحظہ ہوں: غنا کے لیے: سورہ توبہ ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵،

معیشت نبوی

احادیث نبوی کے لیے بخاری شریف کی پہلی حدیث انہما الاصحال بالنیات الخ اور اس کی تشریح کی تشریحات ملاحظہ ہوں۔ ۱۲ فقر وغنا پر صوفیہ کرام اور بعض دوسرے مکاتب فکر کی رائیں ملاحظہ ہوں۔

۱۳ مثلاً مولانا شبلی نعمانی، سیرت النبی، دارالمصنفین، اعظم گڑھ ۱۹۸۳ء، اول صفحہ ۲۸۲۔ سید سلیمان ندوی، سیرت النبی، اعظم گڑھ ۱۹۸۴ء، دوم صفحہ ۴۳، پر ازواج مطہرات اور اہل و عیال کی سادہ زندگی کے ذیلی عنوان سے جو مختصر بحث کی ہے اس کا سارا زور فقر و زہد اور متقیانہ زندگی پر ہے۔ ۱۴ حضرت عثمان غنی اور دوسرے مالدار صحابہ کرام پر نقد و طعن ان کی دولت کے سبب کیا گیا۔ اسی طرح مالدار خلفاء بھی مورد عتاب بنائے گئے۔

۱۵ حضرت ابوذر غفاری، مال و دولت کے حصول اور ملکیت کے خالف اور فوری تقسیم و مالی مساوات کے قائل تھے متعدد مولفین نے ان کے نقطہ نظر کی تعریف کی ہے۔ ۱۶ ابن ہشام، السیرۃ النبویہ، مرتبہ مصطفی السقا، ابراہیم الابیاری، عبدالحق شبلی، مصطفی البانی، الحلبي قاسمہ ۱۹۵۵ء، اول صفحہ ۴۹، بخاری، الجامع الصحیح، طبع مصطفی البانی الحلبي، جلد پنجم صفحہ ۸۶۔ ابن ہشام، اول صفحہ ۴۹۵۔ ابن ہشام، اول صفحہ ۴۹۸۔

۱۷ بلاذری، انساب الاشراف، مرتبہ محمد اللہ، دارالمعارف مصر قاہرہ ۱۹۵۹ء، اول صفحہ ۲۶۶، مسلم، الجامع الصحیح، کتاب الاشراف، باب اباحتہ اکل التوم الخ۔ ۱۸ انساب الاشراف، اول صفحہ ۲۶۵۔ ابن ہشام، اول صفحہ ۴۹۶۔ بخاری، کتاب بدر الحق، باب علامات النبوة، باب ہجرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، کتاب مواقیب الصلاة، باب اذا کان بین الامام... الخ شبلی نعمانی، اول صفحہ ۲۸۰۔ انساب الاشراف، اول صفحہ ۲۸۱۔ ابن سعد، سیرت النبی ص ۲۸۔ انساب الاشراف، اول صفحہ ۵۱۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، دار صادر، سیرت ص ۶۱۹، سوم صفحہ ۶۱۔

۱۹ بخاری، کتاب الیہ، باب قبول الہدیۃ۔ ابن ہشام، دوم صفحہ ۶۴۔ شبلی نعمانی، دوم صفحہ ۴۰۴۔

۲۰ الموطا، جلد سوم ص ۱۸۵۔ نیز کتاب الصیام، قضا و التطوع صفحہ ۱۸ سنن ابی داؤد، کتاب الطہارہ باب سور الہرقہ صفحہ ۱۸ بخاری، کتاب الیہ، باب قبول الہدیۃ، مسلم، کتاب الزکوٰۃ، باب قبول النبی صلی اللہ علیہ وسلم الہدیۃ و ردہ الصدقہ۔ باب اباحتہ الہدیۃ الخ موطا، کتاب الطلاق، باب ماجاء فی النیار حضرت بریرہ پر صدقہ کے لیے بخاری کے کئی دوسرے ابواب و کتب ملاحظہ ہوں ۱۹ ایضا

۲۱ الموطا، کتاب الجامع، باب ماجاء فی اکل الضیب۔ ۲۲ بخاری، کتاب الیہ، باب قبول الہدیۃ کتاب الاطعمہ، باب ما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لایاکل الخ۔ ترمذی، ابواب الاطعمہ، باب فی اکل الضیب۔

۲۳ بخاری، کتاب الذکاح، باب الہدیۃ للعروس ۲۳ مسلم، کتاب الزکوٰۃ، باب اباحتہ الہدیۃ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ۲۴ حضرت بریرہ پر صدقہ سے متعلق احادیث مذکورہ بالا حاشیہ ۱۸ ملاحظہ فرمائیں۔

۲۵ مسلم، کتاب الفضائل۔ ۲۶۲ انسب الاشراف اول ص ۲۶۷۔ بخاری، کتاب الہدیہ وفضلہا، مسلم، کتاب الزہد والرقائق، ترمذی، ابواب صفۃ القیامہ، باب سنن ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب معیشت آل محمد۔ ۲۷ سنن ابن ماجہ، کتاب الاطعمہ، باب تغشیش التمر، باب اکل التمار، کتاب الزہد، باب معیشت آل محمد۔ ۲۸ سنن ترمذی، ابواب المناقب، مناقب ابی ہریرہ۔ ۲۹ ابن سعد، سوم ص ۴۱۴۔ انسب الاشراف، اول ص ۲۶۷۔ ۳۰ ابوداؤد، سنن، کتاب الزکوٰۃ، باب مالایجوز من البشرۃ فی الصدقۃ۔ ۳۱ مسلم، کتاب الاشریہ، باب استحباب ادارۃ الماء واللبن ونحوها عن یمن المبتدی۔ ۳۲ مسلم، کتاب الاشریہ، باب فی شرب البزید۔ ۳۳ انسب الاشراف، اول ص ۵۳۵۔ بلاذری نے ان کنوؤں پر ایک الگ فصل قائم کی ہے جن کا پانی آپ کو پسند تھا اور عموماً پیا کرتے تھے۔ اس فصل میں کافی اہم تفصیلات موجود ہیں۔ ملاحظہ ہو ص ۵۸۵۔ ۳۴ بخاری، کتاب الطلاق، باب یا ایہا النبی لم تحرم الخ۔ مسلم، کتاب الطلاق، باب وجوب الکفارة علی من حرم امراتہ ولم ینو الطلاق۔ ابوداؤد، کتاب الاشریہ، باب فی شرب العسل۔ ۳۵ بخاری، کتاب الاشریہ، باب شرب اللبن۔ ۳۶ بخاری، کتاب الہدیہ وفضلہا، وغیرہ۔ ملاحظہ ہو حوالے حاشیہ ۱۵۷ کے۔ شبلی نعمانی، دوم مذکورہ بالا ص ۴۳۰ انسب الاشراف، اول ص ۲۶۷۔ ۳۷ بخاری، کتاب الصلاة، باب من دعا لظہام فی المسجد ومن اجاب فیہ۔ ۳۸ بخاری، باب صلاة النوافل جماعة۔ دوسرے کتب والابواب۔ ابن ماجہ، کتاب المساجد والجماعات، باب المساجد فی الدور۔ نیز مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب الرخصة فی التحلف عن الجماعة بجزء۔ ۳۹ بخاری، کتاب الاطعمہ، باب قطع العظم بالسکین اور دوسرے کتب والابواب۔ الموطن، کتاب الجامع، جامع مسجد الضحی، جامع ماجا، فی الطعام والشراب، مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب جواز الجماعة فی النافلة۔ ابوداؤد، کتاب الطہارة، باب اذا کالوا ثمانۃ کیف یقومون، نیز بخاری، کتاب ابداء الخلق، باب علامات النبوة۔ مسلم، کتاب الاشریہ، باب جواز استبعاد الخ و باب اکرام الضیف الخ۔ ترمذی، ابواب المناقب، باب فی آیات نبوة النبی۔ ۴۰ بخاری، کتاب البیوع، باب اقبل فی اللہام والجزار اور دوسرے کتب والابواب۔ ۴۱ ابوداؤد، کتاب البیوع، باب فی اجتناب الشہات۔ ۴۲ ابوداؤد، کتاب الاطعمہ، باب فی طعام المتبارین۔ ۴۳ بخاری، باب غزوة الخندق۔ ۴۴ بخاری، کتاب الاطعمہ، باب من تبع حوالی القصۃ۔۔۔، باب التیوید وغیرہ دوسرے ابواب۔ ۴۵ مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب استحباب التبکیر بالعرص۔ ۴۶ ابوداؤد، کتاب الطہارة، باب فی ترک الوضوء مناست النار۔ ۴۷ ترمذی، کتاب الاطعمہ، ابواب الطب، باب فی الحمیۃ۔ نیز ابوداؤد، کتاب الطب، باب فی الحمیۃ۔

میشٹ بنوی

- ۴۵۹ نجاری، کتاب مواقیت الصلاة وفضلها، باب اذا دعی الامام الى الصلاة اور دوسرے ابواب موطا، ۴۸/۱۔ مسلم، کتاب الحیف، باب نسخ الوضوء، مما است النار، متعدد احادیث/روایات مردی ہیں۔
- ۴۶۰ نجاری، کتاب الوضوء، باب بل یفرض عن اللبن۔ ابوداؤد، کتاب الطہارہ، باب فی الوضوء من اللبن۔
- باب الرخصة فی ذلك۔ ۴۶۱ حوالہ اوپر گزر چکا ہے۔ ۴۶۲ نجاری، کتاب التفسیر، باب سورة بنی اسرائیل اور دوسرے کتب و ابواب۔ ۴۶۳ موطا، کتاب الجہاد، الترغیب فی الجہاد۔ ۴۶۴ ترمذی ابواب الصوم، باب فی فصل الصائم اذا اکل عنده ۴۶۵ ترمذی، ابواب الطہارہ، باب فی ترک الوضوء مما غیرت انار ۴۶۶ مسلم، کتاب الاشارة، باب استحباب وضع النوی خارج الترخ۔ ابن ماجہ، کتاب الاحکم باب التریالزبد۔ ۴۶۷ ابوداؤد، کتاب الادب، باب کم مرة یسلم الرجل فی الاستیذان۔
- ۴۶۸ ترمذی، کتاب الاطعمہ، باب فی الخل۔ ۴۶۹ نجاری، کتاب الاطعمہ، باب الرطب والتمر، ۴۷۰ موطا، کتاب الجامع، جامع اجار فی الطعام والشراب۔ مسلم، کتاب الاشارة، باب جواز استتباع غیرہ الخ۔ ترمذی، ابواب الزہد، باب فی معیشتہ صحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ ۴۷۱ ابوداؤد، کتاب الطہارہ، باب فی ترک الوضوء، مما است النار۔ ۴۷۲ نجاری، کتاب الاشارة، باب الانتیاز فی الاطعمہ والنور، دوسرے کتب و ابواب۔ بالخصوص کتاب التکاح۔ باب النقیع والشراب الذی لایسکر فی العرس، و باب قیام المرأة علی الرجال فی العرس۔۔۔ ۴۷۳ مسلم، کتاب الاشارة، باب فی فعل الضیف اذا تبعد غیر الخ
- ۴۷۴ ترمذی، ابواب الزہد، باب فی میشت اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔
- ۴۷۵ نجاری، کتاب الجہاد، باب من حکم بالفارسیة والرطاة۔ نجاری، کتاب بد، الخلق، باب علامات النبوة
- ۴۷۶ نجاری، کتاب الجہاد، باب غزوة الخندق۔ ۴۷۷ نجاری، کتاب الجہاد، باب الطعام عند القدم۔
- ۴۷۸ ایضاً، باب حمل الزاد علی الرقاب، ترمذی، ابواب صفة القيامة، باب
- ۴۷۹ نجاری، کتاب الہبۃ، باب قبول الہدیۃ من المشرکین اور دوسرے کتب و ابواب۔ مسلم، کتاب الاشارة، باب اکرام الضیف، وفضل ایشارہ۔ ۴۸۰ نجاری، کتاب الاطعمہ، باب الکبث وهو ثمر الاراک۔ مسلم، کتاب الاشارة، باب فضیلة الاسود من الکبث۔ ۴۸۱ نجاری، کتاب الجہاد، باب غزوة خیبر، باب حمل الزاد فی الغزو۔ موطا، ۴۸/۱۔ مسلم، کتاب الایمان، باب الدلیل۔۔۔ الخ ۴۸۲ نجاری، کتاب الہبۃ وفضلها
- باب قبول ہدیۃ الصید الخ۔۔۔ مسلم، کتاب الحج، باب تحريم الصید للحمم۔ ابوداؤد، کتاب المناسک، باب لحم الصید للحمم۔ ترمذی، ابواب الحج، باب فی اکل الصید للحمم اور دوسرے ابواب وغیرہ۔
- ۴۸۳ ترمذی، ابواب الحج، باب فی ماجا، کم حج النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

- ۷۷۷ واقفی، کتاب الغازی، مرتبہ نارسدن جوش، آکسفورڈ پریس، ۱۹۶۶ء، ص ۵۴۷، ص ۷۷۷۔
- ۷۷۸ ملاحظہ ہو خبیر وغیرہ غزوات کا بیان مذکورہ بالا۔ ۷۷۷ مسلم، کتاب الجہاد والسیر، باب النساء، انعام اللہ الخ
- ۷۷۹ بخاری، کتاب الجہاد والسیر، باب غزوة خبیر، الحدیبیہ۔ ۷۷۸ بخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ وغیرہ کے کتب حج ومناسک وکتاب الذبائح کے مختلف ابواب ملاحظہ ہوں۔
- ۷۸۰ ابوداؤد، کتاب الاطعمہ، باب فی طعام القبارۃ۔ ۷۷۹ واقفی، ص ۵۷۷، ۷۷۸ واقفی، ص ۹۹۱۔
- ۷۸۱ موطا، کتاب الحج، صیام یوم عرفہ۔ واقفی، ص ۱۱۰۔ ۷۸۰ ابوداؤد، کتاب الادب، باب کیف الاستیذان، بترمذی، ابواب الاستیذان والآداب، باب التسلیم قبل الاستیذان۔
- ۷۸۲ انسب الاشراف، اول ص ۲۳۶، بخاری، کتاب الجہاد، باب الجزیۃ، باب الشاة التي سمیت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم الخ۔ ابوداؤد، کتاب الدیات، باب فینم سئل رجل اسما او اطعمه فمات ایقادمہ؟ مسلم، کتاب السلام، الطب والمزق والرقي۔ ۷۷۹ واقفی، ص ۱۰۰۔
- ۷۸۳ بخاری، کتاب فرض الخمس، باب الیصیب من الطعام فی ارض الحرب۔ بترمذی، باب فی حب البنی الحلوہ والسحل۔ ۷۷۸ بخاری، ایضا۔ مسلم، کتاب الجہاد والسیر، باب جواز الاکل من طعام الغنیمۃ فی دار الحرب۔ ۷۷۹ ابوداؤد، کتاب المناسک، باب فی نبذ السقایۃ۔
- ۷۸۴ بخاری، کتاب الاطعمہ، وقول اللہ تعالیٰ: کلو مما فی الارض طیباً ما رزقناکم۔ باب من اکل حتی شیخ اور کتاب الزہد کی مذکورہ بالا احادیث۔ ۷۸۳ بخاری، کتاب الاطعمہ، باب التسمیۃ علی الطعام والاکل بالیمین۔ ابوداؤد، کتاب الاطعمہ، باب الاکل بالیمین۔ بترمذی، ابواب الاطعمہ، باب فی التسمیۃ علی الطعام۔
- ۷۸۵ بخاری، کتاب التفسیر، سورة الاحزاب۔ کتاب النکاح، باب خروج النساء لحوالہن۔
- ۷۸۶ بخاری، کتاب بدو الخلق، باب قول اللہ تعالیٰ: وضرب اللہ مثلا الخ۔ کتاب الاطعمہ، باب الشریہ۔ مسلم، کتاب فضائل الصحاب، باب فضل تدریج، باب فضل عالس۔ بترمذی، کتاب الاطعمہ، باب فی فضل الشریہ۔ ۷۸۵ بخاری، کتاب الاطعمہ، باب الرطب بالعتاء، ابوداؤد، کتاب الاطعمہ، باب فی الحج بمن یؤین فی الاکل۔ ۷۷۹
- ۷۸۷ ابوداؤد، کتاب الطہارۃ، باب فی مؤاکلۃ الخائف وجماعتہا۔
- ۷۸۸ مسلم، کتاب الاشراف، باب فضیلة الخل والتأدبیر، متعدد احادیث۔ بترمذی، ابواب الاطعمہ، باب فی الخل، ابوداؤد، کتاب الاطعمہ، باب فی الخل۔ ۷۸۸ بخاری، کتاب النکاح، باب الغیرۃ۔
- ۷۸۹ حاشیہ ۹۶۔ سنہ ابن ماجہ، کتاب الاطعمہ، باب التقذیر۔ باب الاضرام بالخل۔

معیشت بنوی

۱۰۰۰ بخاری، کتاب الوضوء، باب من مضمض من السویق ولم یتوضأ۔ ترمذی، ابواب الدعوات، باب ما یقول اذا اکل طعاما۔ ۱۰۰۱ مسلم، کتاب الایمان، باب نسخ الوضوء، مما ست النار۔ کتاب الحیض، باب جواز اکل المحرث الطعام۔ ۱۰۰۲ ابن ماجہ، کتاب الاطعمہ، باب التسمیۃ غذا الطعام۔ ۱۰۰۳ ایضاً۔

۱۰۰۴ ترمذی، ابواب الصوم، باب ما جاء فی الصوم فی الرخصۃ فی الاطفار الخ۔ ابن ماجہ، کتاب الطعمۃ، باب عرض الطعام۔ ۱۰۰۵ ابن ماجہ، کتاب الاشریہ، باب هغه التبیذ وشریہ۔ مسلم، کتاب الاشریہ، باب النهی عن الاشاذ الخ۔ ترمذی، باب فی الرخصۃ ان یشبه فی الظروف۔ ابوداؤد، کتاب الاشریہ، باب فی الاداعیہ۔ وغیرہ دوسرے ابواب۔ ۱۰۰۶ ابن ماجہ، کتاب الاطعمہ، باب الحواری۔

۱۰۰۷ ابوداؤد، کتاب الطہارۃ، باب الرجل یخطب علی قوم۔

۱۰۰۸ بخاری، کتاب الزکاح و نسا، بخوارسیرت النبی دوم ص ۲۳۵۔

۱۰۰۹ بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی۔ باب تزوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم خدیجۃ وفضلہا۔

ترمذی، ابواب البر والصلۃ، باب فی حق الجوار من ایک یہودی پڑوسی کو بھی گوشت کا بدمیہ بھی گیا۔ بکری آپ کے اہل میں ذبح کی گئی تھی۔

تصنیف تریبت کے اسکالرشپ میں اضافہ

ادارہ تحقیق و تصنیف اسلامی علی گڑھ کی طرف سے تصنیفی تریبت کے لیے پانچ سو روپیہ ماہانہ وظیفہ دیا جاتا تھا اب اسے بڑھا کر چھ سو روپیہ ماہانہ کر دیا گیا ہے۔ یہ وظیفہ دو سال کے لیے ہوگا منتخب ہونے والے افراد کو ادارہ کی طرف سے قیام کی سہولت بھی حاصل رہے گی۔

درخواست دہندہ کا کسی معروف عربی مدرسہ کے درجہ فیلت یا اس کے مساوی درجہ سے فارغ ہونا ضروری ہے ساتھ ہی اپنی اسکول کے معیار کی انگریزی کی صلاحیت بھی لازمی ہے عربی نہ جاننے کی صورت میں درخواست دہندہ کا ایم اے ہونا ضروری ہے۔ بی اے پاس شدہ افراد بھی درخواست دے سکتے ہیں بشرطیکہ عربی میں اچھی استعداد رکھتے ہوں۔ تحریک اسلامی سے متعلق یا کسی معروف شخصیت کی تصدیق کے ساتھ حسب ذیل معلومات فراہم کی جائیں۔

(۱) نام (۲) عمر (۳) سال سے زیادہ نہ ہو (۴) پورا پتہ۔ (۵) تعلیمی استعداد (اسناد اور ریکارڈس شیٹ کی نقل کے ساتھ۔ (۶) کورس کے علاوہ مطالعہ کی تفصیل (۷) مطبوعہ یا غیر مطبوعہ مضامین کی نقل اور عربی یا انگریزی میں (۸) ان موضوعات کی تفصیل جن سے درخواست دہندہ کو خصوصی دلچسپی ہو۔ (۹) درخواست بھیجنے میں تاخیر نہ کی جائے۔

نوٹ: جو لوگ عربی یا انگریزی میں لکھنا چاہتے ہوں وہ بھی درخواست دے سکتے ہیں۔ انتخاب انٹرویو کے بعد ہوگا جن لوگوں کو انٹرویو کے لیے بلایا جائے گا ان میں ایک طرف کا لکریہ سکنڈ کلاس مع سلیپ چارجز کے دیاجائے گا۔

جلال الدین عمری۔ سرکاری ادارہ تحقیق و تصنیف اسلامی۔ پان وائی کوٹھی۔ دودھ پور، علی گڑھ